کیا واقعی رَجْم شَرِیْعَتِ اِسْلَامِی کی سَزَا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُرْآنِ حَکِیم میں اللہ تَعَالٰی نے کہیں بھی زنا کیلئے رَجْم کی سَزَا مُقَرَّر نہیں فرمائی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ اِس کِتَاب میں ہم کِتَابُ اللہ کی مُتَعَلِّقَه آیات کا مُطَالِعَه کریں گے اور یہ جانیں گے کہ آیا اللہ کی شریعت میں زنا کیلئے رَجْم کی سَزَا کی کوئی گنجائِش ہے بھی یا نہیں۔ یہاں یہ واضح کردینا مُنَاسِب ہوگا کہ ہَم محض قُرْآن میں مَذْکُوْر نہ ہونے کی بِنا پر اِس سَزَا کا اِنکار نہیں کریں گے، بلکہ اِس کا اِنکار صرف تبھی کریں گے جبکہ یہ قُرْآن سے مُتَعَارِض یا غیر ہم آہنگ ہوگی۔ قُرْآن کو اللہ تَعَالٰی نے اَلْفُرْقَان (یعنی حَق اور بَاطِل میں فَرْق کرنے والی کسوٹی) قَرار دیا ہے، لِہٰذَا صحیح نتیجه تک پہنچنے کیلئے ہمیں تمام کُتُبِ احادیث و رِوَایَات نِیز اپنی آرَاء کو قُرْآن کے تَابِع کرنا ہوگا۔ جِن لوگوں کو قُرْآن کی عَظْمَت کا اِحْسَاس ہے اُنہیں ایسا کرنے میں ذَرَّہ برابر بھی تَرَدُّد نہیں ہونا چاہیئے۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًاo (سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت 15)

تُمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کا اِرتِکاب کریں تو اُن پر اپنے میں سے چار لوگوں کی گواہی لو، پس اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن کو گھروں میں روک رکھو (یعنی گھر سے نہ نکلنے دو) یہاں تک کہ موت اُن کی عمریں پوری کردے یا اللہ اُن کیلئے کوئی اور راستہ نکال دے۔

مُنْدَرَجَه بَالَا آیت میں بَدکاری کی مُرتَکِب عورتوں کیلئے جو سَزَا بیان کی گئی ہے یہ اِبْتِدَائی سَزَا ہے، اور اِسی آیت میں اللہ تَعَالٰی نے یہ فرما کر کہ یا اللہ اُن کیلئے کوئی اور راستہ نکال دے یہ اِشارہ دے دیا تھا کہ بعد میں ایسی عورتوں کیلئے کوئی دوسری سَزَا مُقَرَّر کی جائے گی جو اِس آیت میں بیان کردہ سَزَا سے خَفِیف تر ہوگی۔ یاد رہے کہ رَجْم کی سَزَا اِس آیت میں بیان کردہ سَزَا سے خَفِیف تر نہیں ہے۔ یہاں یہ بھی مَلْحُوظ رہے کہ یہ سَزَا کُنْوَارِی اور شَادِی شُدَہ تمام ہی عورتوں کیلئے مُقَرَّر کی گئی تھی، کوئی قَرِینَه ایسا نہیں ہے جس کی بنا پر یہ سمجھا جائے کہ یہ سَزَا صرف کُنْوَارِی عورتوں کیلئے ہی مُقَرَّر کی گئی ہو۔ اِس اِبْتِدَائی سَزَا کے بعد اللہ تَعَالٰی نے سُورَۃُ النُّور میں دوسری سَزَا صَرَاحَةً مُقَرَّر فرمادی جس سے یہ اِبْتِدَائی سَزَا مَنْسُوخ ہوگئی، البتہ جُرْم کے اِثْبَات کیلئے چار گواہوں کی شرط بدستور برقرار ہے جیسا کہ سُورَۃُ النُّور آیت 13 سے ثَابت ہوتا ہے۔

قُرْآنِ حَکِیم میں نَسْخ سے مُتَعَلِّق سُورَۃُ الْبَقَرَۃ آیت 106 کا مُطَالِعَه اِن شَاءَ اللہ ہم اِس کِتَاب کے آخِر میں کریں گے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِیْهَاۤ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَo (سُورَۃُ النُّور آیت 1)

یہ ایک سُورت ہے جِسے ہم نے نازل کیا ہے اور اِس (کے احکام) کو ہم نے فَرْض کیا ہے، اور اِس میں واضح آیتیں نازِل کی ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (اور اچھی طرح یاد رکھو)۔

مُنْدَرَجَه بَالَا آیت میں اللہ تَعَالٰی نے اِس سُورت میں نَازِل کَرْدَہ اَحْکَام کو فَرْض قرار دیا ہے، نیز اِن سے نصیحت حاصل کرنے اور اِنہیں یاد رکھنے کا حُکْم بھی دیا ہے۔

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۚ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَo (سُورَۃُ النُّور آیت 2)

زَانِیَه عورت ہو یا زَانِی مَرْد، اِن میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اگر تُم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے مُعَامَلہ میں تُمہیں اِن دونوں (میں سے کسی) پر (بھی) تَرَس نہیں کھانا چاہیئے، اور اِن دونوں کی سَزَا (عذاب) کے موقع پر مؤمنوں کی ایک جماعت ضرور موجود رہے۔

مُنْدَرَجَه بَالَا آیت میں اللہ تَعَالٰی نے زانیه عورت اور زانی مَرْد دونوں کی سَزَا (یعنی عذاب) صَرَاحَةً سو کوڑے مُقَرَّر فرمائی ہے۔ اِس حقیقت سے کوئی اہلِ لُغَت اِنکار نہیں کرسکتا کہ اَلزَّانِیَة کا اِطْلَاق تمام ہی زانی عورتوں پر یَکساں طور پر ہوتا ہے، خُواہ وہ

کُنْوَارِی ہوں یا شَادِی شُدَہ ۔ بالکل اِسی طرح الزَّانِیْ کا اِطْلَاق بھی تمام زانی مَرْدوں پر یَکْسَاں طور پر ہوتا ہے، خواہ وہ کُنْوَارے ہوں یا شَادِی شُدَہ۔ اللہ تَعَالٰی سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت 15 میں بیان کردہ اِبْتِدَائی سَزَا کو مُنْدَرجہ بالا آیت میں مُقَرَّر کردہ سو کوڑے کی سَزَا سے بدل دیا ہے۔ غور فرمائیں یہ سَزَا اِبْتِدَائی سَزَا سے خفیف تر ہے، جبکہ رَجْم کی سَزَا اِس سَزَا سے کہیں زیادہ سخت تر ہے۔ نہ تو مُنْدَرْجَہ بَالَا آیت میں کوئی قَرِینَہ ہے اور نہ سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت 15 میں کوئی قَرِینَہ ایسا تھا جس کی بنا پر اِن آیات میں بیان کردہ سَزَا کو کُنْوَارے زانیوں کیلِئے خاص سمجھا جاسکتا ہو۔ مُفَسِّرِین حضرات قُرْآن میں کوئی قَرِینَہ نہ ہونے کے باوجود بھی صِرف کُتُبِ احادیث و روایات کی بُنیاد پر اِس سَزَا کو کُنْوَارے زَانیوں کیلِئے خاص کرتے ہیں۔

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ کیونکہ آیت کی اِبتداء اَلزَّانِیَۃ سے ہوئی ہے لِہٰذَا اِس آیت میں مُقَرَّر کی گئی سَزَا دَراَصْل زنا بالرَّضَا کی سَزَا ہے۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ اللہ تَعَالٰی نے سَزَا سو کوڑے مُقَرَّر فرمائی ہے نہ کہ سَزَائِے موت، لِہٰذَا کوڑا ایسا ہونا چاہِئے جس سے موت واقع ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَo (سُورَۃُ النُّور آیت 3)

زَانی (مَرْد) نکاح نہ کرنے پائِے مگر کسی زانیہ یا مُشْرِکہ سے، اور کسی زانیہ سے نکاح نہ کرے مگر کوئی زانی (مَرْد) یا مُشْرِک، اور اہلِ ایمان پر یہ (یعنی زانیوں سے نکاح کرنا) حَرَام کردیا گیا ہے۔

مُنْدَرْجَہ بَالَا آیت میں اللہ تَعَالٰی نے صَرَاحَۃً ایمان والوں کیلِئے زانی لوگوں سے نکاح کرنا حَرَام قرار دیا ہے۔ اِس حُکْم سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تَعَالٰی کے نزدیک یہ کبیرہ گناہ کس قدر سنگین، ناپسندیدہ اور رُوْحَانِی و اَخْلَاقِی اِعتِبار سے مُہلِک ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَo وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَo وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَo وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَo (سُورَۃُ النُّور آیات 9/8/7/6)

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا کی) تُہمَت لگائیں اور اُن کے پاس اُن کی اپنی ذات کے سِوا کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے کسی بھی ایک شخص کی گواہی کا طریقہ یہ ہے کہ وہ چار بار اللہ کی قَسَم کھا کھا کر گواہی دے کہ وہ (زنا کا اِلزام لگانے میں) سچا ہے، اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر وہ (اپنے اِلزام میں) جھوٹا ہو تو اُس پر اللہ کی لَعْنَت ہو، اور اُس (عورت) سے سَزَا (عذاب) اِس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کھا کر گواہی دے کہ یہ شخص (یعنی اُس کا شوہر) (زنا کا اِلزام لگانے میں) جھوٹا ہے، اور پانچویں مرتبہ یُوں کہے کہ اگر وہ (یعنی اُس کا شوہر) (اپنے اِس اِلزام میں) سچا ہو تو (خود) اُسی پر اللہ کا غَضَب نَازِل ہو۔

مُنْدَرْجَہ بَالَا آیت میں گواہوں کی عَدَم موجودگی میں کسی شوہر کے ذریعے اپنی بیوی پر زنا کا اِلزام ثَابت کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا گیا ہے، نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شوہر کے ذریعے اِس اِلزام کی سَزَا (عذاب) سے بچنے کیلِئے بیوی کو کیا کرنا ہوگا۔ اِس بات میں تو کوئی اِبہام ہی نہیں ہے کہ یہ آیت شَادِی شُدَہ عورت سے مُتَعَلِّق ہے۔ مُنْدَرْجَہ بَالَا سُورَۃُ النُّور آیت 8 میں العذاب مُعَرَّب بِاللَّام ہے، لِہٰذَا اِس سے مُرَاد ایک مخصوص عذاب ہے۔ قَارئِین سے گُزَارش ہے غور فرمائیں کہ کیا کوئی قَرِینَہ ایسا ہے جس کی بنا پر اِس آیت میں شَادِی شُدَہ بیوی کیلِئے مَذْکُور العذاب کو وہی مخصوص عذاب نہ مانا جائِے جو اِسی سُورت کی آیت 2 میں فَرْض کیا گیا ہے، یعنی سو کوڑوں کا عذاب؟ ظاہر ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے سُورَۃُ النُّور آیت 2 میں زنا کیلِئے جو عذاب مُقَرَّر فرمایا ہے اُسی عذاب سے بچنے کیلِئے بیوی (جو ایک شَادِی شُدَہ عورت ہے) کیلِئے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ چار مرتبہ قسم کھا کھا کر اپنے شوہر کے جھوٹا ہونے کی گواہی دے اور پانچویں مرتبہ یُوں کہے کہ اگر اُس کا شوہر اپنے اِلزام میں سچا ہو تو خود اُسی پر اللہ کا غَضَب نازل ہو۔ ابھی تک ذِکْر کردہ آیات میں اِس بات کا قَطْعًا کوئی ثُبُوْت نہیں ہے کہ شَادِی شُدَہ زانی یا زانیہ کیلِئے اللہ تَعَالٰی نے رَجْم کی سَزَا مُقَرَّر فرمائی ہو۔ آگے پیش کردہ آیات سے یہ بات سو فیصد ثَابت ہوجائِے گی کہ زانی یا زانیہ دونوں کیلِئے، خواہ وہ کُنْوَارے ہوں یا شَادِی شُدَہ، اللہ تَعَالٰی نے ایک ہی سَزَا مُقَرَّر فرمائی ہے اور وہ ہے سو کوڑوں کی سَزَا۔

وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ؕ ذٰ لِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌo (سُوۡرَةُ النِّسَاء آیت 25)

اور تُم میں سے جو لوگ اِس بات کی مَالِی اِسۡتِطَاعَت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مؤمن عورتوں سے نکاح کرسکیں تو وہ اُن مؤمن کنیزوں سے نکاح کرسکتے ہیں جو تمہاری مِلکِیَت میں ہوں، اور اللہ کو تُمہارے ایمان کی حالت خوب معلوم ہے، تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو، پس اُن کے مالکوں کی اِجَازَت سے اُن سے نکاح کرلو اور دَسۡتُور کے مطابق اُن کے مہر اُن کو دے دو، وہ پاکدامن ہوں، نہ بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ ہی چوری چھپے آشنائیاں کرنے والی، پس حِصارِ نکاح میں آنے کے بعد اگر وہ بدکاری کی مُرۡتَکِب ہوں تو اُن کی سَزَا آزاد عورتوں کیلئے مُقَرَّرَہ سَزَا (عذاب) کی آدھی ہے، یہ (کنیزوں سے نکاح کی اِجَازَت و سُہُولَت) اُن لوگوں کیلئے ہے جن کو (شادی نہ کرنے کی وجہ سے) بندِ تَقۡوٰی کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو، لیکن اگر تم (کنیزوں سے نکاح سے گریز کرکے) صَبۡر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے، اور اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

قَارئین سے گزارش ہے غور فرمائیں کہ اگر بالفَرۡض اِسلام میں زنا کیلئے دو مختلف سَزَائیں مُقَرَّر کی گئ ہوتیں—کُنۡوَارے زانیوں کیلئے سو کوڑے اور شَادِی شُدَہ زانیوں کیلئے رَجۡم—تو مَنۡطِقِی اور مَعۡقُول بات کیا ہوتی، شَادِی شُدَہ باندیوں کی سَزَا شَادِی شُدَہ آزاد عورتوں کیلئے مُقَرَّرَہ سَزَا کی آدھی ہو یا کنواری آزاد عورتوں کیلئے مُقَرَّرَہ سَزَا کی آدھی؟ ظاہر ہے عین مَنۡطِقِی و مَعۡقُوۡل بات یہی ہے کہ اُن کیلئے شَادِی شُدَہ آزاد عورتوں کی سَزَا کو آدھا کیا جائے نہ کہ کنواری آزاد عورتوں کی سَزَا کو۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ رَجۡم کو آدھا کرنا عَمَلًا نَامُمۡکِن ہے۔

اب مُنۡدَرۡجَہ بَالَا آیت میں حِصارِ نکاح میں آنے کے فِقَرَہ پر توجہ فرمائیں۔ جب اِسلام میں تمام ہی زانی—خُوَاہ وہ کُنۡوَارِے ہوں یا شَادِی شُدَہ—قابلِ تعزیر ہیں، تو پھر باندیوں کیلئے سَزَا بیان کرتے ہوئے حِصارِ نکاح میں آنے کو اللہ تَعَالٰی نے کیوں ذِکۡر فرمایا ہے؟ یہ فقرہ تو بظاہر زائد سا معلوم ہوتا ہے۔ حِصارِ نکاح میں آنے کو ذِکۡر کرنے کی مُتَعَدِّد حِکۡمَتیں ہوسکتی ہیں، اُن میں سے ایک نُمَایَاں حِکۡمَت ہر صاحبِ تَدَبُّر پر یہ واضح کرنا ہے کہ چونکہ تَنۡصِیۡفِ رَجۡم ممکن نہیں ہے اسلئے شریعت میں شَادِی شُدَہ زانیوں کی سَزَا رَجۡم ہو ہی نہیں سکتی۔ لِہٰذَا کِتَابُ اللہ میں غور و فِکۡر کرنے والا کوئی بھی شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ شَادِی شُدَہ آزاد عورت کی سَزَا بھی رَجۡم نہیں، سو کوڑے ہی ہے اور مُنۡدَرۡجَہ بَالَا آیت میں مَذۡکُور العذاب وہی مخصوص عذاب ہے جو اللہ تَعَالٰی نے سُوۡرَةُ النُّور آیت 2 میں تمام زانیوں کیلئے صَرَاحَةً مُقَرَّر فرمایا ہے۔

کیونکہ رَجۡم کی سَزَا کو آدھا کرنا ممکن نہیں ہے اِسلئے رَجۡم کے قائل مُفَسِّرِین حضرات قُرۡآن میں سِرے سے کوئی قَرِینَہ نہ ہونے نیز غیر مَعۡقُوۡل و غیر مَنۡطِقِی ہونے کے باوجود بھی اِسے کُنۡوَارِی آزاد عورت کی سَزَا کی آدھی (یعنی پچاس کوڑے) قرار دیتے ہیں۔

غور فرمائیں کہ مُنۡدَرۡجَہ بَالَا آیت میں العذاب مُعَرَّب بِاللَّام ہے، اور یہ وہی خاص عذاب ہوسکتا ہے جو سُوۡرَةُ النُّور آیت 2 میں مُقَرَّر فرمایا گیا ہے، وہی العذاب جو سُوۡرَةُ النُّور آیت 8 میں بھی شَادِی شُدَہ بیوی کے حوالے سے ذِکۡر کیا گیا ہے۔

اگلی آیت سے یہ بات بلا شک و شبہ ثَابِت ہوجائے گی کہ اللہ کی شریعت میں زِنا کی سَزَا ہرگز بھی رَجۡم نہیں ہے، نیز رَجۡم والی احادیث خلافِ قُرۡآن ہونے کی بِنا پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتانِ عظیم اور بلا شک و شبہ گھڑی ہوئی اور بَاطِل ہیں۔

يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ مَنۡ يَّاۡتِ مِنۡكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفۡ لَهَا الۡعَذَابُ ضِعۡفَيۡنِ ؕ وَكَانَ ذٰ لِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًاo (سُورَةُ الاحزاب آیت 30)

اے نبی (صَلَّى اللہ عَلَيۡهِ وَسَلَّم) کی بیویو! تم میں سے جو کھلی بے حیائی (کا اِرتِکاب) کرے گی اُس کا عذاب دوگنا کردیا جائے گا، اور یہ بات اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔

مُنۡدَرۡجَہ بَالَا آیت میں اللہ تَعَالٰی نے اُمَّہَاتُ المؤمنین (جن کے شَادِی شُدَہ ہونے میں کوئی اِبہام ہی نہیں ہے) کو اُن کے بُلَنۡد مَرَاتِب کے پیش نظر کھلی بے حیائی (جس میں زنا بھی شامل ہے) کے اِرتکاب کی صورت میں دوگنی (یعنی سخت تر) سَزَا کی تنبیہ

فرمائی ہے۔ اللہ تَعَالٰی چونکہ تمام ہی انسانوں کے خالق، مالک و رَب ہیں، اِسلئے وہ ہر شخص کو اُس کے عمل کے مطابق سَزَا دینے پر کامل قُدْرَت رکھتے ہیں، کسی کا بُلَنْد مَقَام و مَرْتَبَہ اُسے اللہ کی گِرَفْت سے مُسْتَثْنٰی نہیں کرسکتا۔

اِس آیت کے ضِمْن میں رَجْم کے قائل مُفَسِّرِین حضرات یہ وضاحت نہیں کرسکے کہ یہاں دوگنے عذاب سے مُرَاد کُنْوَارِی عورت کی سَزَا کا دوگنا ہے یا شَادِی شُدَہ عورت کی سَزَا کا۔ چونکہ رَجْم کی سَزَا کو دوگنا کرنا عملًا ممکن نہیں ہے اِس لِئے وہ یہ تفسیر نہیں کرسکتے تھے کہ یہ دوگنی سَزَا شَادِی شُدَہ عورت کی سَزَا کی دوگنی ہے، اور کیونکہ اللہ تَعَالٰی نے اُمَّہَاتُ المؤمنین کے بُلَنْد مَرَاتِب کے پیش نظر سَزَا کو دوگنا کیا ہے لہٰذَا وہ اِسے کُنْوَارِی عورت کی سَزَا کے دوگنے پر بھی محمول نہیں کرسکتے تھے، کیونکہ دو سو کوڑوں کی سَزَا رَجْم کی سَزَا سے خفیف تر ہونے کی بنا پر اِس حُکْم کی حِکْمَت کے واضح طور پر مُنَافِی ہوتی۔ اِس آیت سے بلاشک و شبہ یہ مُسْتَنْبَط ہوتا ہے کہ چونکہ رَجْم کو دوگنا کرنا عَمَلًا ممکن نہیں ہے، لِہٰذَا شریعت میں زنا کیلئے رَجْم کی سَزَا ہرگز نہیں ہے۔ مُنْدَرْجَہ بَالَا تمام آیات سے یہ بات سو فیصد ثَابت ہوجاتی ہے کہ شَرِیعَتِ مُطَہَّرہ میں خواہ زانی/زانیہ کُنْوَارے ہوں یا شَادِی شُدَہ، سب کیلئے زنا کی سَزَا سو کوڑے ہی ہے۔

یہ بات قَطْعِی غیر مَعْقُول ہے کہ اللہ تَعَالٰی زنا کی سَزَا کو تو واضح طور پر مُتَعَیَّن فرمائیں، مگر اِس بات کا اَدْنٰی سا اِشَارہ بھی نہ دیں کہ یہ سَزَا صرف کُنْوَارے افراد کیلئے خاص ہے، اور اِسی کے ساتھ شادی شدہ زانیوں کیلئے رَجْم جیسی سخت ترین سَزَا کا سِرے سے کوئی ذکر ہی نہ کریں۔ یہ بات نَاقَابِلِ تَصَوُّر ہے کہ اتنی سنگین سَزَا مُقَرَّر تو اللہ ہی نے کی ہو، لیکن اللہ تَعَالٰی نے اِس کا صَرَاحَةً ذکر تو کُجا، معمولی سا اِشَارَہ بھی نہ دیا ہو، نیز یہ کہ اللہ تَعَالٰی شَادِی شُدَہ عورتوں کے ضِمْن میں زنا کی سَزَا کے حوالے سے آیات تو نازل فرمائیں لیکن یہ اِشَارَہ ہرگز نہ دیں کہ اُن کی سَزَا وہ قَطْعِی نہیں ہے جو قُرْآن میں بصَرَاحَت مُقَرَّر فرمائی گئی ہے۔

کیونکہ اِس موضوع سے مُتَعَلِّق دیگر آیات کی طرح ہی رَجْم مُنْدَرْجَہ بَالَا آیت سے بھی ہرگز ہرگز کوئی مُطَابقَت نہیں رکھتا، اِسْلِئے بَعْض قَائِلِینِ رَجْم نے مُنْدَرْجَہ بَالَا آیت میں مَذْکُور دوگنے عذاب کی تنبیہ کو صِرْف اُخْرَوِی عذاب پر محمول کیا ہے۔ حالانکہ جب اللہ تَعَالٰی نے اِس گُناہ کی دنیاوی سَزَا بھی مُتَعَیَّن فرمادی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اِس تنبیہ میں دُنْیاوِی عذاب شامل ہی نہ ہو۔

مُنْدَرْجَہ بَالَا آیت میں مَذْکُور العذاب، سُوْرَةُ النِّسَاء آیت 25 میں مَذْکُور العذاب، نیز سُوْرَةُ النُّور آیت 8 میں مَذْکُور العذاب وہی مخصوص عذاب (سو کوڑوں کی سَزَا) ہے جو اللہ تَعَالٰی نے سُوْرَةُ النُّور آیت 2 میں صَرَاحَةً مُقَرَّر فرمایا ہے۔

ایک انتہائی قابلِ غور حَقِیْقَت یہ ہے کہ سُوْرَةُ النُّور آیت 2 میں اللہ تعالٰی نے زنا کیلئے ایک عُمُوْمِی سَزَا مُقَرَّر فرمائی ہے جو تمام زانیوں—خُواہ کُنوارے ہوں یا شَادِی شُدہ—کو مُحِیْط ہے، تاہم اِس ضِمْن میں بطورِ خاص کُنوارے لوگوں سے مُتَعَلِّق ایک بھی آیت نازل نہیں فرمائی ہے۔ اِس کے برعکس اِس سَزَا کے حوالے سے شادی شدہ عورتوں سے مُتَعَلِّق تین آیات نازل فرمائی ہیں جو اِس ضِمْن میں کسی اِبہام کی سِرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں چھوڑتیں کہ شَادِی شُدَہ زانیوں کی سَزَا بھی سو کوڑے ہی ہے۔ لیکن اَفسوس ہم نے قرآن کو اِس حد تک پَسِ پُشْت ڈال دیا ہے کہ ہم اِس واضح اِسْتِدْلَال کو سمجھنے سے بھی قَاصِر رہے ہیں۔

قارئین سے گزارش ہے کہ پھر سے سُوْرَةُ النِّسَاء آیت 25 پر غور فرمائیں۔ اللہ تَعَالٰی اُس آیت میں شَادِی شُدَہ باندیوں کیلئے زنا کی سَزَا پچاس کوڑے بھی بتا سکتا تھا، لیکن اُس الحکیم ذات نے پہلے تو باندیوں کے شَادِی شُدَہ ہونے کی صراحت فرمائی، پھر اُن کیلئے زنا کی سَزَا پچاس کوڑے نہ بیان فرما کر آزاد عورتوں کی سَزَا کو نُقْطَةُ حَوَالَہ بنایا اور اُس کی نسبت سے شَادِی شُدَہ باندیوں کی سَزَا آزاد عورتوں کیلئے مُقَرَّرَہ سَزَا کی آدھی بیان فرمائی۔ بالکل اِسی طرح سُورَةُ الْاَحْزَاب آیت 30 میں اللہ تَعَالٰی اُمَّہَاتُ المؤمنین کے حوالے سے سَزَا دو سو کوڑے بھی بیان فرما سکتا تھا، لیکن وہاں بھی اللہ تَعَالٰی نے مُقَرَّرَہ سَزَا کے حوالے سے دوگنی سَزَا مُقَرَّر فرمائی۔ اِس کی حِکْمَت پر غور فرمائیں۔ اگر اللہ تَعَالٰی اِن دو آیات میں سَزَا بِالتَّرْتِیب پچاس اور دو سو کوڑے بیان فرما دیتے تو قُرْآنِ حَکِیم کے ذریعے رَجْم کی سَزَا کا اِبطال اُس حد تک قَطْعِی و مُدَلَّل نہ ہوسکتا تھا جتنا اب مُمْکِن ہے، اور قَائِلِینِ رَجْم کے پاس یہ جواز موجود رہتا کہ رَجْم قُرْآن میں مَذْکُور نہ ہونے کے باوجود خِلَافِ قُرْآن نہیں ہے۔ لیکن اِن دو آیات میں جو اَنْدَازِ بَیَان اِخْتِیَار کیا گیا ہے اُس سے یہ بات قَطْعِیَّت کے ساتھ معلوم ہوگئی کہ رَجْم کی سَزَا قُرْآن سے کوئی مُطَابِقَت نہیں رکھتی اور اللہ کی شریعت میں اِس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تَعَالٰی کا یہ حکیمانہ اندازِ بیان ہی قُرْآنِ حَکِیم کو اَلْفُرْقَان (یعنی کسوٹی) بناتا ہے۔

اللہ تَعَالٰی اَلۡعَلِیۡم و اَلۡخَبِیر ہے۔ وہ یہ جانتا تھا کہ اُمَّہَاتُ الۡمُؤۡمِنِین میں سے کوئی بھی اِس گناہ کا اِرۡتِکاب نہیں کریں گی، پھر بھی اُس نے مَذۡکُوۡرَہ بَالَا آیت میں یہ دوگنی سَزَا کیوں مُقَرَّر فرمائی؟ اِس کی دو حِکۡمَتیں بہت واضح ہیں جنہیں کوئی بھی سمجھ سکتا ہے۔ پہلی حِکۡمَت تو اُمَّت کو یہ احساس دلانا کہ جو لوگ بُلَنۡد مَرَاتِب کے حَامِل ہوتے ہیں اُن کی ذِمَّہ داریاں بھی بُلَنۡد تر ہوتی ہیں، اگر وہ کسی گناہ کا اِرتِکاب کریں تو اُن کی جوابدہی بھی زیادہ ہے، اور دوسری حِکۡمَت کِتَابُ اللہ کی رُو سے رَجۡم کی گنجائش کو بِالۡکُلِّیَہ خَتۡم کردینا ہے۔

کُتُبِ احادیث میں دَرۡج رِوَایَات کی بُنۡیَاد پر دَعۡوٰی کیا جاتا ہے کہ شادی شدہ زانیوں کیلئے تورات میں رَجۡم کی سَزَا مُقَرَّر کی گئی تھی (یعنی رَجۡم حضرت مُوۡسٰی عَلَیۡہِ السَّلَام کی شریعت کی سَزَا ہے) جس کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے جاری رکھا۔ یہ رِوَایَات بھی خلافِ قُرۡآن ہونے کی بنا پر سَرَاسَر مَوۡضُوع یعنی گھڑی ہوئی و بَاطِل ہیں۔ **وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیۡثًا** اور اللہ سے بڑھ کر سچی بات (حدیث) کس کی ہوسکتی ہے؟ **وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیۡلًا** اور اللہ سے بڑھ کر قول کا سچا کون ہوسکتا ہے؟ مُنۡدَرۡجَہ ذیل آیت سے قَطۡعِی طَور پر مَعۡلُوم ہوتا ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے مُوۡسٰی عَلَیۡہِ السَّلَام کی شریعت میں بھی سَزَائے موت صرف نَاحَقۡ قَتۡل کرنے والوں یا زمین میں فساد مچانے والوں کیلئے ہی مُقَرَّر فرمائی تھی، نیز کسی ایسے شخص کے قَتۡل کو جس نے اِن دونوں میں سے کسی جُرۡم کا اِرۡتِکاب نہ کیا ہو، اللہ تَعَالٰی نے سارے اِنۡسَانوں کے قَتۡل کے مُتَرَادِف قَرَار دیا تھا۔

مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِکَ ۚۛ کَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّہٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡیَاہَا فَکَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَلَقَدۡ جَآءَتۡہُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ کَثِیۡرًا مِّنۡہُمۡ بَعۡدَ ذٰلِکَ فِی الۡاَرۡضِ لَمُسۡرِفُوۡنَ o

(سُورَۃُ المائدۃ آیت 32)

اِسی وجہ سے ہم نے بنی اِسرائیل پر یہ فَرۡض کردیا تھا کہ جو کوئی کسی کو قَتۡل کرے، جبکہ یہ قَتۡل نہ تو کسی اور جان کے قَتۡل کی سَزَا کے طور پر ہو اور نہ ہی کسی کے زمین میں فساد پھیلانے کی سَزَا کے طور پر، تو یہ ایسا ہے جیسے اُس نے تمام اِنسانوں کو قَتۡل کردیا، اور جو شخص کسی کی جان بچالے تو یہ ایسا ہے جیسے اُس نے تمام اِنسانوں کی جان بچالی، اور (واقعہ یہ ہے کہ) ہمارے پیغمبر اُن کے پاس واضح ہدایات لے کر آئے، مگر اِس کے بعد بھی اُن میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں ہی کرتے رہے۔

سُورَۃُ الۡبَقَرَۃ آیات 178-179 میں اللہ تَعَالٰی نے قتلِ نَاحَقۡ کیلئے موت کی سَزَا مُقَرَّر فرمائی ہے۔ کیونکہ اللہ تَعَالٰی نے زنا کیلئے سَزَا رَجۡم نہیں بلکہ سو کوڑے مُقَرَّر فرمائی ہے لِہٰذَا کسی کو زنا کی پاداش میں رَجۡم کردینا اللہ کی شریعت کی رُو سے قَتۡلِ نَاحَقۡ ہے، اور رَجۡم کرنے والے اِس نَاحَقۡ قَتۡل کیلئے کِتَابُ اللہ کی رُو سے خود سَزَائے موت کے مُسۡتَحِق ہونگے، یہ اور بات ہے کہ مَقۡتُول کے وُرَثَاء خون بہا لیکر جان بخشی کردیں۔

یہاں یہ مَلۡحُوظ رہے کہ سو کوڑوں کی سَزَا اللہ تَعَالٰی نے زنا (بِالرَّضَا) کیلئے مُقَرَّر فرمائی ہے۔ زنَا بِالرَّضَا اور زنَا بِالۡجَبۡر میں فَرۡق ہے۔ اکثر مُعَامَلَات میں زنَا بِالۡجَبۡر فَسَاد فِی الارض کے زُمۡرے میں آتا ہے اور پھر اِس کی سَزَا جُرۡم کی سنگینی کے اِعتِبَار سے مُنۡدَرۡجَہ ذیل آیات میں فَسَاد فِی الارض کیلئے مُقَرَّر کی گئی تین سَزَاؤں میں سے کوئی ایک ہوگی۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَاَرۡجُلُہُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ o اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَیۡہِمۡ ۚ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ o (سُورَۃُ المائدۃ آیات 33-34)

جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول (صلعم) سے جنگ کرتے اور زمین میں فساد مچاتے پھرتے ہیں اُن کی سَزَا یہی ہے کہ وہ قتل کردئے جائیں یا سولی چڑھا دئے جائیں یا مُخَالِف جَانِب سے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں یا اُنہیں جلاوطن کردیا جائے، یہ تو ہوئی اُن کی دُنۡیَاوِی ذِلَّت و خُوَارِی، اور آخِرَت میں اُن کیلئے بڑا بھاری عذاب ہے۔ مگر جو لوگ تمہارے قابو پانے سے پہلے ہی توبہ کرلیں تو جان رکھو کہ اللہ تَعَالٰی بہت مُعَاف کرنے والا بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

مُنْدَرَجَہ بَالَا آیت 34 میں اللہ تَعَالٰی نے اُن لوگوں کے مُتَعَلِّق جو قابو پالئے جانے سے پہلے ہی توبہ (یعنی رَوِش بدل کر اپنی اِصلاح) کرچکے ہوں، فرمایا ہے کہ تم جان لو کہ اللہ تَعَالٰی غفور و رحیم ہے۔ یہاں اللہ تَعَالٰی نے صَرَاحَۃً یہ حُکْم نہیں دیا کہ اِن جرائم کے مُرْتَکِب لوگ اگر قابو پالئے جانے سے پہلے ہی توبہ کرلیں تو اُنہیں سَزَا نہ دی جائے، بلکہ اندازِ بیان ایسا اِختِیار فرمایا ہے کہ جس سے قابو پانے سے پہلے ہی توبہ کرچکے لوگوں کیلئے سَزَا میں تَخْفِیْف یا مُکَمَّل مُعَافِی کی گنجائش پیدا ضرور ہوجاتی ہے۔ یہاں یہ مَلْحُوظ رہے کہ دل میں نَدَامَت کے جذبے کے ساتھ اللہ تَعَالٰی سے مُعَافِی کی درخواست کرنا اِسْتِغْفَار کہلاتا ہے جبکہ گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کرلینا (یعنی اپنی اِصلاح کرلینا) توبہ ہے۔

رَجْم کے حَقْ میں رِوَایَات کی بُنْیَاد پر ایک اِسْتِدْلَال یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ رَجْم کی سَزَا سے مُتَعَلِّق ایک آیت قُرْآن کریم میں نازل ہوئی تھی، لیکن بعد میں اُس کی تِلَاوَت تو مَنْسُوْخ کردی گئی لیکن حُکْم برقرار رکھا گیا۔ تاہم مُنْدَرْجَہ ذیل آیت سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے تمام ہی مَنْسُوْخُ التِّلَاوَۃ آیات کے بدلے اُن سے بہتر یا اُن ہی کے مِثْل آیات نازل فرمادی ہیں جو قُرْآن میں مَحْفُوْظ ہیں۔ اگر بالفَرْض مان بھی لیا جائے کہ رَجْم کی سَزَا مُقَرَّر کرنے والی آیت مَنْسُوْخُ التِّلَاوَۃ کردی گئی ہے تو اُس کے بدلے نازل کی گئی آیت لازمًا قُرْآن ہی میں موجود ہوگی اور وہی قابلِ اِتِّبَاع ہے، قَابلِ اِتِّبَاع و عَمَل نَاسِخْ آیت ہوا کرتی ہے نہ کہ مَنْسُوْخُ التِّلَاوَۃ آیت! لِہٰذَا یہ اِسْتِدْلَال قَطْعِی غیر عِلْمِی اور قُرْآنِ حَکِیم سے ہم آہنگ نہ ہونے کی بنا پر بَاطِل ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌo (سُورَۃُ الْبَقَرَۃ آیت 106)

ہم جب بھی کوئی آیت (یا اُس کے کسی جُزء) کو منسوخ کرتے ہیں یا اُسے بھلا دیتے ہیں تو اُس سے بہتر یا اُسی جیسی (آیت یا جُزء) لے آتے ہیں، کیا تُمہیں یہ معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قُدْرَت رکھتا ہے۔

مُنْدَرَجَہ بَالَا آیت میں ہم نے **مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ** کا تَرْجُمَہ ہم جب بھی کوئی آیت (یا اُس کے کسی جُزء) کو منسوخ کرتے ہیں اِسلئے کیا ہے کیونکہ یہاں مِنْ میں تَبْعِیْض کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ اللہ تَعَالٰی کسی آیت کو پورے طور پر ہی منسوخ کریں، بلکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی آیت کے بَعْض حصے میں دئے گئے حُکْم کو منسوخ کردیں اور بَعْض حصے کے حُکْم کو برقرار رکھیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اِس کتابچہ کے شروع میں مَذْکُور سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت 15 کی طرف پھر سے رجوع کریں۔ اُس آیت کے ایک حُکْم (گھروں میں روک رکھنے کی سَزَا) کو تو اللہ تَعَالٰی نے سُوْرَۃُ النُّور آیت 2 میں دئے گئے حُکْم سے مَنْسُوخ کردیا ہے لیکن سُوْرَۃُ النُّور آیت 13 سے پتہ چلتا ہے کہ اِثباتِ جُرْم کیلئے چار گواہوں کی شَرْط کے حُکْم کو اللہ تَعَالٰی نے برقرار رکھا ہے۔ اِس سے ثَابت ہوتا ہے کہ سُوْرَۃُ النِّسَاء آیت 15 بالکلیہ نہیں بلکہ جُزْوِی طور پر ہی مَنْسُوخ ہے۔ مُنْدَرَجَہ بَالَا آیت سے نَسْخ آیات کے حوالے سے دو اہم نُکَات مُسْتَنْبَط ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

- قُرْآنِ کَرِیْم کی کسی بھی آیت کو اُس وقت تک مَنْسُوخ قَرَار نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ اُس کی نَاسِخْ آیت خود قُرْآن کریم ہی میں موجود نہ ہو۔
- کیونکہ ایسی تمام آیات اللہ نے فراموش کرادی ہیں جنہیں قُرْآنِ حَکِیْم میں بَرْقَرَار رکھنا اللہ کو منظور نہیں تھا، اِسلئے قُرْآن کریم سے باہر موجود کسی عبارت کے مُتَعَلِّق یہ دَعْوٰی بَاطِل ہے کہ وہ کبھی قُرْآنِ کریم کا حِصَّہ تھی۔ تمام ہی مَنْسُوْخُ التِّلَاوَۃ آیات اللہ تَعَالٰی نے بُھلَا دی ہیں اور اُن کی جگہ اُن سے بہتر یا اُن ہی کے مِثْل آیات نَازِل فرمادی ہیں۔

قُرْآنِ حَکِیم میں شَادِی شُدَہ باندی کیلئے زنا کی سَزَا پچاس کوڑے مُقَرَّر فرمائی گئی ہے، لیکن کُنْوَارِی باندی نیز کُنْوَارے یا شَادِی شُدَہ مَرْد غلاموں کیلئے کوئی سَزَا نہیں بیان فرمائی گئی ہے۔ لیکن اِس کے باوجود اُن کی سَزَا قُرْآنِ حَکِیم سے بآسانی مُسْتَنْبَط کی جاسکتی ہے۔ چونکہ آزاد مرد و عورت، خواہ شَادِی شُدَہ ہوں یا کُنْوَارے، سب کیلئے زنا کی سَزَا سو کوڑے ہی مُقَرَّر فرمائی گئی ہے، لِہٰذَا اس سے سیدھے سیدھے یہ اِستِنْبَاط کیا جاسکتا ہے کہ غلام مَرْد و عورت، خواہ شَادِی شُدَہ ہوں یا کُنْوَارے، سب ہی کیلئے زنا کی سَزَا پچاس کوڑے ہی ہوگی۔

خُلَاصۂ کلام یہ ہے کہ قُرْآن کی رُو سے اِسلام میں زِنَا کی سَزَا ہرگز بھی رَجْم نہیں ہے، اور یہ اللہ کی شریعت میں ایک سنگین بگاڑ ہے۔ قُرْآن حکیم کو اللہ تَعَالٰی نے اَلْفُرْقَان (حَق و بَاطِل میں فَرْق کرنے والی کسوٹی) قرار دیا ہے، نیز سَابِقَہ آسمانی کتابوں کیلئے

مُهَیْمِن بھی (یعنی اُن پر نگران و یہ طے کرنے کیلئے حَتّمِی معیار کہ اُن کتابوں میں کیا اصل ہے اور کیا بدل دیا گیا ہے)۔ جب قُرْآن سَابِقَہ آسمانی کِتَابوں تک کیلئے اَلْفُرْقَان اور اَلْمُهَیْمِن ہے تو اِنسانوں کی لکھی کتابوں کیلئے تو بِدَرْجَةِ الْاُوْلٰی ہونا چاہیئے۔

کسی مسلمان کو اِس بارے میں کوئی شک ہو ہی نہیں ہوسکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سب سے بڑھ کر قُرْآن پر عمل کرنے والے تھے۔ لہٰذا اگر روایات کی کتابوں میں اُن سے منسوب کوئی خلافِ قُرْآن بات پائی جاتی ہے تو اُس بات کا مُفْتَرٰی (یعنی گھڑا ہوا) ہونا بالکل یقینی ہے۔ کُتُبِ احادیث و روایات کیلئے بھی قُرْآنِ حَکِیم اَلْفُرْقَان ہے۔ سُوْرَةُ الْمَائِدَة آیات 44، 45 اور 47 میں اللہ تَعَالٰی نے اللہ کی نازل کردہ کتابوں کے مُطَابِق فیصلہ نہ کرنے والوں کو بِالتَّرْتِیْب کافر، ظالم اور فَاسِق قرار دیا ہے۔ یہ قَطْعِی نَامُمْکِنْ ہے کہ اللہ تَعَالٰی تو زِنَا کیلئے بِصَرَاحَت سو کوڑوں کی سَزَا مُقَرَّر فَرْمَائیں اور اللہ کے رَسُول صلی اللہ علیہ وسلم رَجْم کی سَزَا نَافِذْ کردیں۔ اِسلئے رَجْم کی تمام رِوَایات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت ترین بہتان ہیں۔

عُلَمَاء کرام سے گزارش ہے کہ کسی بھی مسئلے میں نتیجے تک پہنچنے سے پہلے روایات کے ساتھ ساتھ قرآنی دلائل کو بھی ضرور مَدِّنَظَر رکھیں۔ کسی بھی مُعَامَلے میں حَتّمِی رائے قائم کرنے کے لیے قرآنی دلائل کو فیصلہ کُن حیثیت حاصل ہونی چاہیے، کیونکہ قرآن اِسلام کے دیگر تمام مَتَنِی مآخذوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ اعلٰی و برتر ہونے کے ساتھ ساتھ دلیلِ قَاطِع بھی ہے۔ اصل اصول یہ ہے کہ تمام دوسرے مَصَادِر کو قرآن کے تابع اور ماتحت رکھا جائے۔ والسلام

سید عثمان